رسائل ومسائل

نقد' اُدھار اور قسطیں

سوال : نقد اور اُدھار قیمت کے فرق کو جائز قرار دیا جاتا ہے۔ اس بنیاد پر بنک جو گاڑیاں اقساط پر دیتے ہیں' وہ اضافی قیمت لیتے ہیں۔ عموماً بنک بھی اسے سودی کاروبار کہتے ہیں۔ لہٰذا اضافی قسط' انٹرسٹ' منافع یا ایگریمنٹ یا کوئی اور نام رکھنے سے بلاسود بنک کاری نہیں ہو جاتی۔ اگر کوئی خریدار مقررہ وقت پر گاڑی کی قسط ادا نہ کر سکے تو کیا جرمانہ سود نہ ہوگا؟ دوسرا پہلو یہ ہے کہ رضامندی سے طے شدہ زائد ظالمانہ رقم اگر سود نہیں تو مجبوراً ادا کیا جانے والا جرمانہ تو سود ہی ہوگا۔ قسطوں کے کاروبار میں نقد اور اُدھار کے فرق پر شرعی نقطۂ نظر واضح کریں۔

جواب : نقد اور اُدھار کی قیمتوں کے فرق کی گنجایش کو ایسے کاروبار کا ذریعہ نہ بنا دینا چاہیے جو سود کا متبادل بن کر رہ جائے اور جس میں سودی ذہنیت کارفرما ہو۔ مولانا مودودیؒ نے تفہیم القرآن میں سود اور بیع کا فرق بیان کرتے ہوئے اس مسئلے کی اچھی طرح وضاحت فرمائی ہے: ''تجارت میں بائع مشتری سے خواہ کتنا ہی زائد منافع لے' بہرحال وہ جو کچھ لیتا ہے' ایک ہی بار لیتا ہے۔ لیکن سود کے معاملے میں مال دینے والا اپنے مال پر مسلسل منافع وصول کرتا رہتا ہے اور وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کا منافع بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مدیون نے اس کے مال سے خواہ کتنا ہی فائدہ حاصل کیا ہو' بہرطور اس کا فائدہ ایک خاص حد تک ہی ہوگا۔ مگر دائن اس فائدے کے بدلے میں جو نفع اٹھاتا ہے' اس کے لیے کوئی حد نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مدیون کی پوری کمائی' اس کے تمام وسائل معیشت حتیٰ کہ اس کے تن کے کپڑے اور گھر کے برتن تک ہضم

کرلے اور پھر بھی اس کا مطالبہ باقی رہ جائے'' (تفہیم القرآن ' ج۱، ص۲۱۲-۲۱۳)۔ مزید تفصیل کے لیے حاشیہ ۳۱۸، جو آیت وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ ۲:۲۷۵) ''حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام'' کی تفسیر کے سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے، کا مطالعہ فرمائیں۔

اقساط کی صورت میں وہ منافع جو غیرسودی ہے اور وہ جو سودی ہے، کا فرق اس طرح ملحوظ رکھا جائے کہ قسطیں طے ہونے کے بعد اس میں مزید اضافہ کسی صورت میں نہ ہو تو یہ بیع اور غیرسودی کاروبار شمار ہوگا، جیسے کہ تفہیم القرآن میں وضاحت ہوگئی ہے کہ بیع میں منافع طے شدہ ہوتا ہے اور ایک ہی مرتبہ ہوتا ہے، اس میں اضافہ نہیں ہوتا اور اگر اس میں اضافہ ہوتا رہے تو پھر وہ اقساط سود شمار ہوں گی۔ نیز کسی شے کا بہت زیادہ مہنگا ہونا جو سود کا متبادل بن کر رہ جائے، وہ بھی درست نہیں ہے۔ اگرچہ طے شدہ ہونے کی صورت میں ہم اسے سود نہیں بلکہ منافع ہی کہیں گے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

حج کے بعد عمرہ

س: حج کے بعد عمرہ ادا کرنے کے متعلق دو آرا ہیں۔ ایک رائے ہماری وزارت مذہبی امور کی ہے جن کے مطابق حج کے بعد عمرہ کرنے کی کھلی اجازت ہے:

منیٰ سے واپس آکر جب تک مکہ مکرمہ میں قیام رہے بکثرت طواف کرتے رہیں۔ یہ سب سے اعلیٰ عبادت ہے۔ اگر وقت ملے تو عمرے بھی کریں۔ (انوار حرمین، حصہ اول، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ص ۵۱)

دوسری رائے سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کی ہے جو حج کے بعد عمرہ ادا کرنے کے خلاف ہے۔ ان کا خیال ہے حج کے بعد عمرہ ادا کرنا مشروع نہیں:

جو لوگ حج کے بعد تنعیم یا جعرانہ وغیرہ سے بکثرت عمرہ کرتے ہیں تو اس کی مشروعیت کی کوئی دلیل نہیں...... تنعیم سے حضرت عائشہؓ کا عمرہ مخصوص سبب سے تھا...... لہٰذا